مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نیا فتنہ

محمد طاہر

لاہور کے محمد یوسف نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا

"میں محمدؐ کا تسلسل ہوں"

"ہر دور میں محمدؐ جسمانی طور پر موجود رہے ہیں، پہلی شکل حضرت آدم تھے، موجودہ شکل میں ہوں" نبوت کے جھوٹے مدعی کی ہرزہ سرائی

"زیر نظر رپورٹ "ابوالحسنین محمد یوسف علی" کے گمراہ کن عقائد اور اس کے جھوٹے دعووں کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے پیش کی جارہی ہے تاکہ گمراہی و ضلالت کی راہ پر چلنے والے اس بے دین کے شکنجے سے عوام الناس اور مخلص مسلمان محفوظ رہیں۔ اس سلسلے میں، جو حوالے درج ذیل ہیں وہ اس کی ذاتی تقریروں کی مختلف ویڈیو کیسٹوں، اس کی کتابوں، اور ذاتی ڈائری میں اس کی اپنی تحریر سے لئے گئے ہیں۔ مذکورہ حوالے اس مواد سے کہیں کم ہیں جو تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ جسے علماء کرام اور کسی بھی مذہبی جماعت کو مزید تحقیقات و تشفی کے لئے پیش کیا جاسکتا ہے۔ رپورٹ میں پیش کردہ حوالے امت مسلمہ کے عمومی عقائد سے مختلف اور نہایت دل آزار و گمراہ کن ہیں۔ جسے "نقل کفر کفر نہ باشد" کے مصداق محض اس لئے شائع کیا جارہا ہے کہ ان دعووں کی سنگینی کا بروقت ادارک کیا جاسکے۔"

فتنہ قادیانیت کے بعد مختلف لوگوں کی طرف سے ہونے والے نبوت کے دعوے اس لئے زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوسکے کہ امت مسلمہ نے اس فتنے کی یورش و یلغار کا مقابلہ نہایت ولولہ خیزی سے کیا تھا۔ لیکن موجودہ دور میں اسلامی اقدار اور مسلم شناخت کے حوالے سے مجموعی طور پر پیدا ہونے والے اضمحلال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دین فروش نئے سرے سے سر ابھار رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ابوالحسنین محمد یوسف علی ہے۔ جس نے ابتدا میں خود کو مرشد کامل، مرد کامل، حضرت، امام وقت، اللہ تعالیٰ اور خاتم النبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب و سفیر بنا کر پیش کیا اور اب برسرعام خود کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل قرار دے رہا ہے۔ اس کے ابتدائی حالات اور انجمان کے بارے میں دستیاب معلومات کے مطابق ۱۹۷۰ء سے قبل وہ پاک آرمی میں تھا لیکن کسی نامعلوم سبب کے باعث آرمی سے علیحدگی کے بعد وہ چلا گیا جہاں تقریباً دو سال قیام کے بعد وہ لاہور آگیا۔ اور سرکاری رہائش گاہ واقع شادمان کالونی میں رہنے لگا۔ یہ گھر اس کی بیوی (جسے وہ اپنی ظاہری بیوی کہتا ہے) کو ملا تھا جو کسی کالج میں لیکچرار تھی۔ لیکن اب عرصہ ڈیڑھ سال سے یوسف علی ڈیفنس لاہور کینٹ میں ڈیفنس پبلک اسکول کے قریب کیو ۱۲۱۸-سٹریٹ ۱۶ فیز نو میں رہائش پذیر ہے۔

محمد یوسف علی نے اپنی ذاتی ڈائری میں خود کو مرد کامل اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "محمد ہمیشہ جسمانی طور سے موجود رہے ہیں ان کے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد یہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے۔ اس طرح نور واپس اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد محمد + جسمانی وجود کا نور چند منتخب بندوں پر نازل ہوتا رہا جو اپنے وقت کے نبی، رسول اور مرد کامل کہلائے .... اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں۔ ان کی پہلی شکل خود آدم تھے اور موجود شکل محمد یوسف علی ہے۔"

اس ناپاک دعوے سے قبل یوسف علی نے اپنے معتقدین کے حلقے میں خود کو مرد کامل اور رسول کا نائب و سفیر باور کرایا تھا۔ اس سلسلے میں اس نے ایک کتاب "مرد کامل کا وصیت نامہ" تحریر کی لیکن اس کتاب کے مندرجات پر عمائدین اور شدید ردعمل کے خوف سے اس نے بطور مصنف اپنا نام تحریر کرنے سے اجتناب کیا۔ صرف "صاحب تحریر مرد کامل" لکھ دیا حالانکہ یہ صاحب یوسف علی کے مخصوص عقیدت مندوں کے علم میں تھا کہ مرد کامل سے مراد کون ہے؟ اور یہ کتاب کس نے تحریر کی ہے"؟ اس سے قبل ۔۔۔۔۔ لوگ بھی اس سے باخبر تھے جو لاہور سے شائع ہونے والے ایک روزنامے میں شائع ہونے والا کالم "قیمت" پڑھتے ہیں۔ اس کالم میں یوسف علی' ابوالحسنین کے نام سے لکھتا ہے۔ دراصل حسنین اس کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی مناسبت سے وہ اپنا پورا نام "ابوالحسنین محمد یوسف علی" تحریر کرتا ہے۔ اس نے یہی نام اپنی ایک کتاب "خلافت علیٰ منہاج النبوۃ" میں بھی بطور مصنف تحریر کیا ہے۔

الغرض محمد یوسف علی نے "مرد کامل کا وصیت نامہ" نامی اپنی ایک کتاب میں خود کو ایک "مرد کامل" کے طور پر پیش کیا ہے۔ وہ وصیت نامے میں "قرآن پاک اور مرد کامل" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے کہ:

" قرآن پاک پوری انسانیت کے لئے ہدایت ہے کوئی بھی انسان اس سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے اس ہدایت کی شرط اول رجوع الی اللہ ہے جس کا وسیلہ مبارک حضور رحمۃ العالمین سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مرد کامل ہیں۔ قرآن حکیم کا واضح اعلان ہے کہ میں جس پاک ہستی کا کلام ہوں اور جس کی زبان مبارک کے ذریعے ان کے لئے وجود کا تعارف بن کر آیا ہوں پہلے ان سے تعلق قائم کرو پھر میں راز کھولوں گا مرد کامل زندہ قرآن' نور قرآن سراپا قرآن ہوتے ہیں ان کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو گی تو قرآن حکیم کا نور و حقیقت اور عمل ملے گا۔"

درحقیقت ایسے ہی لغو خیالات سے آلودہ پوری کتاب دراصل مرد کامل کی کامل پیروی کا ترغیب نامہ ہے جو وصیت نامہ کے نام سے شائع کرائی گئی۔ اس دوران یوسف علی اپنے مخصوص حلقے اور عقیدت مندوں کو پوری شدت سے یہ باور کراتا رہا کہ اس کی پیروی اور اتباع ۔۔۔ ایمان ۔۔۔ جس کے بعد اس کے لئے یہ دعویٰ بھی نہایت آسان ہو گیا کہ وہ حضرت محمد کا نائب ہے۔ یوسف علی عام طور پر ملتان روڈ چونگی یتیم خانہ ۔۔۔ مڑنے والی اگلی گلی کے بائیں طرف واقع "بیت ۔۔۔" میں چیدہ لوگوں کی محفل سے خطاب کرتا ہے۔ اس خطاب کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک محفل میں اس نے اپنے مذموم دعوے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

ہر دور میں اعلیٰ ترین ولی کو محمد کا نائب بنا دیا گیا۔ نائب کو وہ تمام "اختیارات" اور "سہولتیں" ہوتی ہیں جو آقا کو ہوتی ہے آقا نے اپنے تمام اختیار تمام سہولتیں جو بھی قرآن میں موجود ہیں۔ وہ اپنے نائب ۔۔۔ انہی کے صدقے ۔۔۔ فرمان عالی شان ہے کہ ایک مرشد اپنے حلقے میں ایسے ہی ہوتا ہے جیسے ایک نبی اپنی امت میں ہوتا ہے جو اختیار ایک نبی کو اپنی امت میں حاصل ہے وہی اختیار ایک حضرت کو اپنے حلقے میں حاصل ہے۔"

اس کے بعد یوسف علی نے تمام ارکان اسلام کی اہمیت ۔۔۔ قرار دیتے ہوئے اپنی عظمت اور تکریم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ:

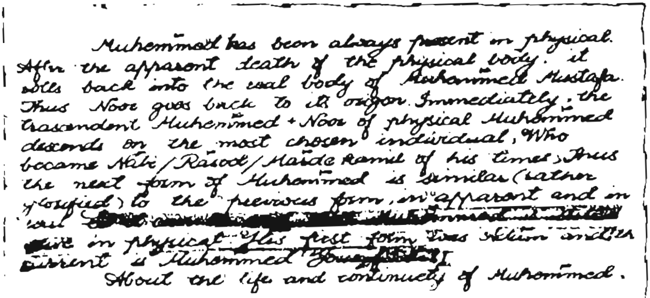
Muhammad has been always present in physical. After the apparent death of the physical body, it rolls back into the real body of Muhammed Mustafa. Thus Noor goes back to its origon. Immediately, the trasendent Muhammed + Noor of physical Muhammed descends on the most chosen individual, Who became Nabi / Rasool / Marde Kamil of his times. Thus the next form of Muhammed is similar (rather glorified) to the previous form, in apparent and in real [illegible] Muhammed is still alive in physical. His first form was Adam and the current is Muhammed Yousaf Ali.
About the life and continuity of Muhammed.

یوسف علی کی ڈائری کا ورق جس پر اس نے خود کو محمد کا تسلسل قرار دیا ہے

ازراہِ کرم ازروئے شریعت وضاحت فرمائیں کہ مذکورہ شخص اور اس کے عقائد کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز

- کیا اس کے عقائد سے ختم نبوت کے عقیدے پر کوئی زد پڑتی ہے؟
- کیا اس شخص نے بالواسطہ یا بلاواسطہ نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا؟

ج: سوال نامہ کے ساتھ منسلکہ [illegible] نامی کتاب کا فوٹو [illegible] اور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور [illegible] ملحدانہ نظریات کا حامل ہے [illegible] سے اپنے [illegible] عقائد کو چھپا کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہتا ہے۔

بہرحال سوال میں درج عقائد ملحدانہ عقائد ہیں [illegible] اس قسم کے عقائد کے حامل ملحدین کو قرار واقعی سزا دے [illegible] دین و ایمان کا تحفظ کرے یہ شخص زندیق ہے۔ اور دعویٰ نبوت کے باعث [illegible] ہے۔

واللہ اعلم

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا ارشد [illegible]

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا محمد شریف [illegible]

مفتی محمد جمیل خان

[illegible] جمیل [illegible]

دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ختم نبوت [illegible] دارالافتاء کراچی

نبوت کے جھوٹے مدعی کے خلاف دارالافتاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فتوے کا عکس

"اللہ کو ارکان اسلام کی پابندی کی کوئی پرواہ نہیں نمازوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ روزوں کی کوئی پرواہ نہیں' نائب کی تکریم کرنی' سبحان اللہ نائب کی تکریم نہیں کی تو کچھ بھی نہیں۔"

ایک دوسری تقریر میں وہ نہایت واضح لفظوں میں اپنی "حیثیت" اور "مقام" کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

" ہماری منزہ شان کو مان لو' ہماری مشبہ شان کو بھی مان لو مشبہ شان میں آؤں تو خاندان کی مخالفت کرنا پڑے' بیوی کی مخالفت کرنا پڑے' بچوں کو چھوڑنا پڑے' بچوں کو قتل کرنا پڑے بدر دہرانا پڑے' حنین دہرانا پڑے' کربلا دہرانا پڑے' ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو' ہمارا ادب کرو۔ مشبہ شان کی حیثیت میں ادب کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح و شام ہماری تسبیح کرو۔"

یوسف علی "وحدۃ الوجود" کے قدیم فلسفے سے بھی آگے بڑھ کر اللہ اور انسان کے درمیان واقع فرق کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ قرآن کی آیات کا بھی من پسند ترجمہ کرتا ہے یہاں تک کہ اس نے اپنی تقاریر میں نعوذ باللہ بعض آیات کو "شرارتی" بھی کہا ہے۔ اسی طرح وہ قرآن پاک کے مفہوم کی بھی درجہ بندی کرتا ہے اس کے خیال میں ایک قرآن پاک کا ظاہری مفہوم ہے اور دوسرا باطنی۔ جو اس کے ذریعے وقت اور موقع کی مناسبت سے اللہ کھول رہا ہے۔ سورۃ الفتح کی آیت "انا فتحنا لک فتحاً مبینا" پر گفتگو کرتے ہوئے ابتدا میں اس کا ظاہری مفہوم بیان کرتا ہے کہ "بے شک ہم نے آپ کے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ آپ کے سبب سے گناہ بخش دے۔"

یوسف علی کے مطابق ہر دور کے حساب سے ایک ترجمہ ہوتا ہے اس لئے اُس دور کے حساب سے یہی ترجمہ ٹھیک تھا وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ

"یہ ترجمہ اپنے وقت میں اس ولی نے ٹھیک کیا کیونکہ اس وقت راز یہی کھولنا تھا۔ لیکن آج آپ پیار کرنے والوں کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے، آپ کے آقا نے اور راز کھولا ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت ٹھیک تھا آج پہلی دفعہ انہوں نے بتایا کہ "حب" کا تو عربی لفظ ہی کوئی نہیں اور ترجمہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ اللہ اور ہم کوئی اور ہے جب دو نہیں تو حب کون اور بخشنے والا کون۔"

اس سلسلے میں وہ مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

"ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، پانی پہاڑوں سے گزرا وہ چشمہ ہے، وہی چشمہ بہنا شروع ہو گیا۔ تو نالا ہے، وہی آگے ندی میں شامل ہو گیا تو ندی ہے وہی دریا میں شامل ہو گیا تو دریا ہے وہی سمندر میں شامل ہو گیا تو سمندر ہے اب غور سے سنیں پانی تو پانی ہی رہا نہ۔ ذات حق سبحانہ تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے نہیں وہ مشرک کہلائی، نہیں پیر کہلائی، نہیں فقیہ کہلائی، نہیں قطب کہلائی، نہیں نبی کہلائی، نہیں رسول اللہ کہلائی، اور نہیں محمد رسول اللہ کہلائی۔"

"عالم عمل کے مطابق ہے اور عمل کی انتہا یہ ہے کہ وہ بشر کہلائی وہ بشر ہو نہ، محبت صرف ذات حق سبحانہ و تعالیٰ سے ہونی چاہئے لیکن محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب اللہ خود آ جائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر۔ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آئے تو پھر میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پھر اس کے جوتے سیدھے کروں پھر اس کی قدم قدم خدمت کروں اور میرے ذہن میں ایک لمحے کے لئے یہ نہ آئے کہ میرے جیسا ہے نہیں میں، میں ہوں اور وہ، وہ ہے۔ جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آ جاتا ہے تو پھر بات ہوئی۔"

ابوالحسنین یوسف علی اپنے معتقدین کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر کہتا ہے کہ:

"یاد رکھئے گا انشاء اللہ آپ کو یاد بھی کرواتے رہیں گے ہماری تمام باتوں کا، ہماری محبت کا، آپ سے ملنے کا، آپ کے لئے دعا کرنے کا، آپ کی خدمت کرنے کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ کے وجود میں جو محمد ہے وہ پیدا ہو جائے۔"

اس سلسلے میں اس نے یہاں تک کہہ دیا۔

"آپ بہت مبارک لوگ ہیں، محمد کی جلوہ گری ہوئی زمانہ سے ہونہ کبھی تھی اور نہ کبھی ہوئی یہ انسانیت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش قسمت ہیں کہ اس دور میں پیدا ہوئے انسانی معراج اپنی انتہا پر چل رہی ہے۔"

یوسف علی اپنے معتقدین سامعین کو ایک تقریر میں یہ خوشخبری سناتا ہے کہ

"جب تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ان کی آنکھوں سے نہیں دیکھ لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ آپ انتقال نہیں کریں گے۔"

اس کے بعد وہ تمام سامعین کو اپنی جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ

"نہ پاکستان کا درد کریں، نہ ملت اسلامیہ کا درد کریں نہ کسی اور چیز کا درد کریں ایک محبوب کو چاہیں محبوب مل گیا سب کچھ مل گیا

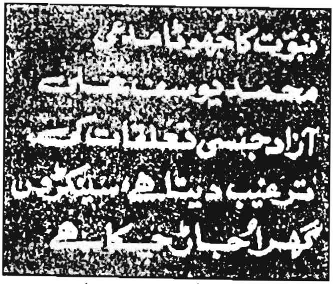
نبوت کا جھوٹا مدعی
محمد یوسف علی
آزاد جنسی تعلقات کی
ترغیب دیتا ہے سیکڑوں
گھر اُجاڑ چکا ہے

کریں گے سب سے بڑی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ ہماری جماعت میں تین ممبر ہوتے ہیں۔ وہ تین ممبر یہ ہیں۔ انسان، حضور سیدنا محمد اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ۔"

مذکورہ بالا خیالات کا انتہائی کھلا اظہار ابوالحسنین یوسف علی کی طرف سے ۲۸ فروری بروز جمعہ کو لاہور میں منعقدہ ایک "ورلڈ اسمبلی" کے اجلاس میں بھی ہوا۔ جس میں "بیت الرضا مسجد" کے امام یوسف رضا نے سپاسنامہ پڑھتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ ابوالحسنین یوسف علی ہی وہ ذات ہے جو اللہ اور محمد ہے بعد ازاں یوسف علی کی طرف سے یوسف رضا کو "صدیق" کا لقب تحفتاً دیا گیا۔ جس کے بعد جوابی تحفے میں یوسف رضا نے وہاں موجود تمام معتقدین کو ظہرانہ دیا۔ "ورلڈ اسمبلی" کے اس اجلاس میں یوسف علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سو سے زائد صحابہ کرام اس محفل میں بیٹھے ہوئے ہیں جو پوری دنیا سے آئے ہوئے ہیں۔ اس نے کراچی سے خصوصی طور پر شریک ہونے والے "عبدالواحد" کو منبر پر بلا کر اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ صحابی ہے۔ اور ان کی پوری فیملی حقیقت تک پہنچ گئی ہے۔ اس اجلاس میں کسی سرفراز صاحب نامی آدمی کو صاحب معراج کہا گیا، کراچی کے ایک

نبوت کے جھوٹے دعویدار کو وزارتِ خارجہ پاکستان نے وی آئی پی کا درجہ دے رکھا ہے

Easter Monday 8 — Tuesday 9 — Wednesday 10 — April — Week 1 — 1996

Rasul ul Allah or Nabi or Marsd o Kamil, is the complete manifestation of Allah Subha aho wa taala and Muhammad Alihe Salat o Wassalam. He is the physical perfect personification of transcendent Allah and Muhammad. All the physical beings has been created due to him. He is always present in the world. His apparent name may be different but his real name is always Muhammad. Adam, ... Noah, ... Moses, ... Abraham, ... Jesus ... were the names of dresses but in reality each and everyone of them

12 — 13 — 14

is Muhammad. Then came Muhammad bin Abdullah. That was the first time that the real and apparent name became one. Then came Abu bakr, Umar, Usman, Ali, Twelve Imams, Hons Nabi, Abdul Qadir, Mueenud din, Fareed ud din, ... Mujadad Alf Sani ..... and Muhammad Yusuf Ali. The name of Marsd e Kamil may vary but in actual He is the glorified form of Muhammad.

These are one lack twenty four thousand Rasuls and Nabis but the name of only thirty three are known. That is why, always in the world one lack twenty four thousand Auliás are present — but only thirty three of them are Murshids Kamils and known. Each one of them is on the model of one prophet. The one who is by all means on the model of Muhammad Rasul ul Allah is the Marsd-e-Kamil of his times. His name may be different but in real and apparent, He is the most splended form of Muhammad.

محمد یوسف علی کی ڈائری میں خود اس کے ہاتھ سے تحریر کردہ عقائد

صاحب "زید زمان" کو "مجاہد" کا لقب ملا۔

یوسف علی اپنے مذکورہ بالا خیالات و عقائد کا اظہار "بیت الرضا مسجد" میں بھی برسرعام کرتا رہا ہے۔ ان خیالات پر مشتمل تقاریر کی ویڈیو کیسٹیں تکبیر کے پاس محفوظ ہیں۔ لیکن یوسف علی کے معتقدین سے حاصل کی گئی معلومات مذکورہ بالا تفصیلات سے کہیں زیادہ بھیانک ہیں۔

ذرائع کے مطابق یوسف علی کا طریقہ کار یہ ہے کہ ابتدا میں وہ اپنی تقاریر کے ذریعے معتقدین کو "نبی کے دیدار" اور "محبوب سے ملنے" کی ترغیبیں دیتا ہے۔ اس دوران وہ اپنے ایک ایک معتقد کی انفرادی طور پر چھان پھٹک کرتا ہے۔ پھر ایک روز یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ہم فلاں دن تمہیں ایک "تحفہ" دیں گے اور تم بھی ہمیں جواباً "تحفہ" دینا۔ بعد ازاں مقررہ دن کو وہ اپنے مخصوص معتقد کے سامنے یہ انکشاف کرتا ہے کہ دراصل وہ نبی، ولی، مرشد اور وہی سب کچھ ہے۔ یہ انکشاف ہی دراصل متعلقہ معتقد کے لئے یوسف علی کی طرف سے ایک "تحفہ" ہوتا ہے۔ جسے اس کے مخصوص حلقے میں بالفاظ دیگر "حقیقت پانا" بھی کہتے ہیں۔ اس عمل کے بعد معتقد لازماً جوابی "تحفہ" اپنے اس "مرشد" کو دینے کے لئے پابند ہوتا ہے۔ لیکن معتقد کی طرف سے یہ تحفہ صرف ایک بھاری رقم کی صورت میں وصولا جاتا ہے۔ مال بٹورنے اور رقم اینٹھنے کیلئے وہ ہر روز نئے نئے پینترے بدلتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایک تقریر میں اس نے ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"ظلمت سے نکلنے کے لئے دو راستے ہیں اللہ دو یا اور اللہ کی راہ میں دینا۔ مرشد کو دیں گے تو اللہ کو دیں گے اور اگر اللہ کو دیں گے تو اللہ کی راہ میں دیں گے۔"

ذرائع کے مطابق ابو الحسین یوسف علی نے لاہور اور کراچی میں اپنے معتقدین و مقربین سے اس طریقے پر کروڑوں روپے اینٹھ لئے ہیں۔ جس کا طریقہ کار اب تک یہ ہے کہ "حقیقت پانے" کے بعد اپنے خاص مقرب پر خود کو نبی ظاہر کرنے کے بعد مذکورہ شخص بطور

تحفہ ایک بھاری رقم وصول کرتا ہے جو لاکھوں میں ہوتی ہے اس کے علاوہ اس سے وابستہ بے شمار لوگ ماہانہ ایک بڑی رقم پہنچانے کے بھی پابند ہوتے ہیں۔ تکبیر کے پاس ایک قابل ذکر تعداد میں ان ناموں کی فہرست ہے جو اب تک یوسف علی کو کروڑوں روپے دے چکے ہیں۔ یہ نام اور ان سے متعلق کوائف تکبیر کے پاس امانت ہیں جنہیں بوجوہ شائع نہیں کیا جا سکتا لیکن ان سے وابستہ واقعات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

ڈیفنس کراچی میں مقیم "ص" یوسف علی کے ہاتھوں پر ۱۹۹۱ء میں بیعت ہوئے۔ تقریباً ۲ سال بعد انہیں "حقیقت" سے نوازا گیا۔ جس کا طریقہ کار یہ تھا کہ "ص" سے کہہ دیا گیا کہ آپ آنکھیں بند کریں اور جب آپ آنکھیں کھولیں گے تو "رسول اللہ" آپ کے سامنے ہوں گے (نعوذ باللہ) جب انہوں نے آنکھیں کھولیں۔ تو ان کے سامنے ابوالحسنین یوسف علی کھڑا تھا۔ "حقیقت پانے" کے بعد ان سے پانچ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جب "ص" کئی ماہ گزرنے کے بعد بھی یہ رقم ادا نہ کر سکا تو اس سے اس کی ذاتی کار ہتھیالی گئی تقریباً ایک ہفتے تک "ص" کی کار ابوالحسنین کے پاس رہی۔ بالآخر "ص" نے تنگ آ کر یوسف علی سے کہا کہ آپ کار واپس کر دیں میں دو لاکھ روپے کا انتظام کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس رقم کی وصولی کے بعد کار واپس کی گئی۔ اسی طرح ایک "ع" نامی شخص سے تقریباً تیس لاکھ سے زائد رقم ہتھیالی گئی۔ باوثوق ذرائع کے مطابق ان سے وصول کی جانے والی رقم اس سے بھی زائد تھی۔ لیکن بعد ازاں کچھ رقم ایک چیک کی صورت میں انہیں واپس کی گئی لیکن تاحال ان کی تیس لاکھ سے زائد رقم یوسف علی پر واجب الادا ہے۔ اسی طرح ڈیفنس میں مقیم "م" صاحب، نارتھ

اور ایک بھاری رقوم دیتے رہے اور اب تک دے رہے ہیں ان میں سرفہرست کراچی کے عبدالواحد ہیں اور ان کی پوری فیملی ہے اطلاعات کے مطابق عبدالواحد صاحب اور ان کی بیگم سمیت یوسف علی کا سب سے بڑا معتقد اس کا بیٹا شاہد ہے اور اس کی بیگم ہے۔ ان کے علاوہ عبدالواحد کی دو بیٹیاں بھی اس کی معتقدین اور خاص لوگوں میں شامل ہیں یہاں تک کہ یوسف علی کراچی میں جب بھی آتا ہے تو ان کے گھر میں ہی رہتا ہے اور وہیں پر مختلف محافل کا اہتمام ہوتا ہے۔ مصدقہ ذرائع کے مطابق یوسف علی اب مستقل طور پر کراچی میں عبدالواحد کے گھر منتقل ہو رہا ہے ۲۸ فروری کو اس کی بنی فاطمہ کی شادی اور ورلڈ اسمبلی کے اجلاس میں اس نے برسرعام کہا ہے کہ وہ اب اپنی دعوت کو زیادہ کھلے لفظوں میں لوگوں تک پہنچائے گا۔ ذرائع کے مطابق اپریل کے آغاز یا ماہ رواں کے آخر میں وہ کراچی منتقل ہو جائے گا۔

عبدالواحد اور ان کی پوری فیملی کے علاوہ جو لوگ تاحال کراچی میں اس کے معتقدین میں شامل ہیں ان میں کاشف، عارف اسلام، شاہد کا دوست، تاجر کلیم، نارتھ ناظم آباد کا فاروق اور گلشن کے فیصل شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق ان تمام حضرات کے علاوہ بے شمار لوگوں سے ماہانہ ایک بھاری رقم وصول کر لی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں معتبر ذرائع کے مطابق ٹورنٹو اور دیگر ادور میں بھی اس نے اپنا جال پھیلایا تھا۔ یوسف علی کی ایک بہن ٹورنٹو میں رہتی ہے جہاں وہ لاہور میں مقیم کسی بٹ صاحب کے توسط سے ان کے خرچے اور ٹکٹ پر چند سال پیشتر گیا۔ ان ریاستوں میں اس نے اپنے عقیدت مند بنانا شروع کئے لیکن جلد ہی لوگ اس سے بیزار ہو گئے اسی دوران یوسف علی کی بعض "اخلاقی حرکتوں" کا انکشاف ہوا تو ان تمام لوگوں نے اس سے ناتا توڑ لیا۔

"حقیقت سے نواز نے" کا پانچ لاکھ روپے معاوضہ طلب کیا گیا معتقد نہ دے سکا تو اس کی قیمتی کار ہتھیا لی

ناظم آباد میں مقیم "الف" صاحب سے بھی لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں جن میں سے "م" صاحب نے رقوم کی واپسی کا مطالبہ کیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ افتخار نامی ایک کسٹم آفیسر سے ۷ لاکھ روپے لئے تھے۔ لیکن جب وہ اس جعلی مرشد سے بیزار ہو گئے تو رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا جس کے بعد معاملہ دبانے کیلئے انہیں ۵ لاکھ روپے واپس دے دیے گئے۔ اسی طرح ابرار نامی ایک صاحب سے (جو ڈیوٹی فری شاپ میں کام کرتے رہے لیکن اب انگلینڈ میں ہیں) لاکھوں روپے بٹور لئے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جو لوگ تاحال اس کے معتقدین میں شامل ہیں

انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی انتہائی گھناؤنی اخلاقی حرکات کا مرتکب ہوا ہے۔ چونکہ وہ خود کو امام وقت کہتا ہے اس لئے کسی "نکاح" کو اپنے لئے لازم نہیں کرتا۔ کراچی، سعودی عرب، اور کینیڈا میں اس کی ان اخلاقی حرکتوں کے باعث ہی لوگوں نے بیزار ہو کر اس سے اپنا ناتا توڑ لیا۔ ان سے اپنا ناتا توڑنے والوں میں ایک صاحب بریگیڈیئر سلیم ہیں جو انہیں عمرے پر لے کر گئے تھے لیکن وہاں جس گھر میں ان کا قیام تھا اس گھر میں بھی اس جعلی مرشد نے کچھ اخلاقی حرکتوں کا ارتکاب کیا۔ جعلی مرشد کے

اس قسم کے تیور دیکھ کر انہوں نے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا۔ اس سلسلے میں اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ زبان سے صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ فلاں لڑکی آج سے اس کی "بیوی" ہے چنانچہ معتقدین اور عشاقِ دیوانہ وار اپنی "بیٹی" اور "بہن" کو ان پر نچھاور کر دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یوسف علی بعض عملیات کا ماہر ہے اور لوگوں کو اپنے سحر میں لے لیتا ہے۔ انتہائی معتبر ذرائع کے مطابق یوسف علی نے شبانہ کاشف کی بہن انیلا علی کو اپنی "بیوی" بنایا تھا لیکن اس کی انتہائی خراب حالت ہو جانے کے بعد اسے اسپتال میں داخل کرانا پڑا' اسپتال میں انیلا کو یوسف علی کے نام کی مناسبت سے "انیلا علی" کے نام سے داخل کرایا گیا۔ مہران ہوٹل کے قریب واقع کراچی اسپتال کی رپورٹ یوسف علی کی اخلاقی حالت کا پورا حال سناتی ہے۔

پاکستان میں جس کا بھی دماغ خراب ہوتا ہے وہ خود کو ایک "مقدس ہستی" کے روپ میں پیش کرنے لگتا ہے۔

لیکن نہ تو مذہبی جماعتیں ان فتنوں کے سدباب کے لئے کوئی موثر قدم اٹھاتی ہیں اور نہ ہی اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آتی جاتی حکومتوں کو اس بات کی توفیق ہوتی ہے کہ وہ اسلامی عقائد کے ساتھ سنگین مذاق کرنے والے ان نبوت کے دعویداروں کو کیفر کردار تک پہنچائیں۔

میں ہوں اس لئے مجھ پہ درود بھیجا جائے۔ نسبتاً ڈھیلے ڈھالے مریدوں کو اس نے ٹیلی فون پر سورہ الدھر کی آخری آیات پڑھنے کی تلقین کی ملعون یوسف علی کی اس دیدہ دلیری کے پیچھے کون سی طاقت ہے؟ اس حوالے سے سردست یہ عرض کر دینا کافی ہوگا کہ اسے وزارت خارجہ پاکستان سے وی آئی پی کا درجہ بھی حاصل ہے اور وہ او آئی سی میں ایک اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہ چکا ہے۔

ادھر راقم السطور کو ایک خاتون نے ٹیلی فون پر توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ میں ابھی کچھ دیر قبل ہی وزیر اعظم کو اس شیطان کے عقائد پر "تکبیر" کی اشاعت کے حوالے سے توجہ دلا چکی ہوں جس پر نواز شریف نے اس خاتون کو یہ جواب دیا کہ مجھے اس واقعے کا علم ہے

اس دریدہ دہن ملعون کے خلاف تمام مسلمان سراپا احتجاج بن گئے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے علماء دین اور مذہبی جماعتوں سمیت مسلمانوں کا انتہائی ردعمل دیکھنے میں آ رہا ہے جبکہ دوسری جانب یہ بے دین شان بے نیازی سے اپنے عقائد کو ملفوف طریقے سے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسی طمطراق سے بیان کر رہا ہے۔ ملعون یوسف ہی نے ۱۸ مارچ ۱۹۹۷ء کو لاہور سے شائع ہونے والے اخبار "پاکستان" میں اپنے ایک کالم "تعمیر ملت" میں لکھا ہے کہ

"کوئی اس وقت تک کسی اور سے بیعت نہ لے جب تک خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اجازت نہ دیں"۔

تکبیر کی رپورٹ میری پبلسٹی اور من جانب اللہ ہے

محمد کی حیثیت سے یوسف علی کا اپنے مریدوں کو خط، بیویوں کی قربانی دینے کا مطالبہ

نبوت کے جھوٹے دعویدار ملعون یوسف ہی کے عقائد اور اس کی اخلاقی حرکتوں پر مشتمل ایک مفصل رپورٹ "تکبیر" کی گزشتہ اشاعت میں شامل تھی۔ اس بے دین ملحد و زندیق کے عقائد بے نقاب ہونے کے بعد تمام مکاتب فکر کے علماء دین و مفتیان کرام نے نہایت واضح طور پر اپنے فتاویٰ جات میں اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ یہاں تک کہ بعض علمائے دین نے اسے واجب القتل بھی قرار دیا۔ ادھر ملعون یوسف ہی سے جب "تکبیر" کی رپورٹ پر اس کے خاص الخاص معتقدین نے رابطہ کیا تو اس نے اسے ابتدا میں اپنی پبلسٹی قرار دیتے ہوئے اسے من جانب اللہ قرار دیا۔ مزید یہ کہ اس نے اپنے معتقدین کو یہ تاکید بھی کی کہ میں ہی اکمل مشکل

اس شیطان کے عقائد اور بھیانک اخلاقی جرائم سامنے آنے کے بعد معاصر اخبار کو یہ مستقل کالم شائع کرنا بھی چاہئے یا نہیں۔ اس سے قطع نظر کہ وہ پلاٹ بنانے کی شیطنی کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جو اس کا کما حقہ ادراک رکھتے ہیں کہ اس تحریر میں "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کون ہے؟ اور وہ آج بھی کسی کو بیعت کرنے کی "اجازت" کس طرح دیں گے؟

اس نکتے کی وضاحت کے لئے دریدہ دہن ملعون کے ایک خط کی طرف رجوع کرنا ہوگا جو اس نے کراچی میں اپنے عقیدت

ملعون کے کرتوت

"تکبیر" میں ملعون یوسف علی کے کرتوتوں کے بارے میں انکشافات کے بعد عوامی حلقوں میں شدید بے چینی پھیل گئی۔ قارئین نے بے شمار ٹیلی فون کالوں اور خطوط کے ذریعے یہ استفسار بھی کیا ہے کہ کیا شائع شدہ رپورٹ کا کوئی دستاویزی ثبوت بھی موجود ہے۔ ہم اپنے قارئین سے پوری یکسوئی کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہم اپنے شائع شدہ ایک ایک حرف کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں اور اسے بوقت ضرورت عدالت میں ثابت کرنے کی مضبوط پوزیشن میں ہیں۔ ملعون یوسف علی کیخلاف ہمارے پاس بہت سے دستاویزی ثبوت ہیں۔

ہم اپنے قارئین سے انتہائی معذرت کے ساتھ یہ تصویریں پیش کر رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملعون کا اپنی عقیدت مند خواتین سے کس طرح کا تعلق رہا ہے۔

تصویر میں ملعون جائے نماز پر کھڑا ہے اور اس میں لاہور سے تعلق رکھنے والی ایک عقیدت مند لڑکی انیلا کو اپنے قریب کر رکھا ہے۔ واضح رہے کہ یہ وہی انیلا ہے جو ملعون کے غیر اخلاقی رویئے کے سبب کراچی کے ایک اسپتال میں بھی داخل کی گئی تھی انیلا ان بے شمار خواتین میں سے ایک ہے جنہیں ملعون نے زبانی طور پر اپنی یعنی (نعوذ باللہ) نبی کی بیوی قرار دے کر انہیں تمام "حقوق" کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

مندوں کے نام خط میں لکھا ہے مذکورہ خط میں ملعون یوسف علی رقم طراز ہے کہ:

"انشاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہے۔"

ملعون آگے ایک نوجوان شادی شدہ لڑکی کے حوالے سے لکھتا ہے جس کا نام بوجوہ "غ" فرض کیا جاتا ہے۔ "غ" نے تیزی، شدت اور استقامت دکھائی آپ کے رب نے اسے امتحان میں ڈال دیا۔ حضور سے "ز" کی محبت اس پر استقامت پر ہم صد آفرین کہتے ہیں۔ "غ" کا جسم بیمار و کمزور نہ ہو جاتا تو وہ مزید استقامت دکھاتیں۔ آزاد ہو جاتیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمرکابی میں گزرتی۔ ظاہراً "ن" (غ کا شوہر) کے لئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ملاقات تھی۔

"ن" (شوہر) نے یہ قربانی نہیں دی اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ "غ" (بیوی) سے ہم خوش ہیں۔ انشاءاللہ جب آزاد ہوں گی (یعنی اپنے شوہر سے طلاق لے لیں گی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی (طلاق) انتقال سے پہلے ہوئی تو پہلے۔ اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قرب رسول کریم عطا ہوگا جس کے بعد دیدار ذات حق اور معراج عطا ہوگا۔"

مذکورہ بالا الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ ملعون یوسف علی ایک لڑکی کو اس کے شوہر سے طلاق لینے کی ترغیب دے رہا ہے۔ اور ایک شوہر کو اپنی بیوی چھوڑنے کی۔ ستم بالائے ستم یہ کہ وہ اس مذموم عمل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ٹیسٹ بھی قرار دے رہا ہے۔ اس سلسلے میں وہ قرآن پاک کی آیات کو بھی اسی مقصد کے لئے بروئے استعمال لاتے ہوئے کہتا ہے۔

" یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورہ بقرہ کی آیات ۱۵۱ تا ۱۵۷، سورۃ التوبہ کی آیت ۲۴، ۱۲۸، ۱۲۹ اور سورۃ العنکبوت کی آیت ۲ کے تحت لیا گیا۔ وہ کہتا ہے ایسا امتحان پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جاتا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیلؑ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا۔ حضرت زیدؓ نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینب کو چھوڑا۔ آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے باباجی کے حکم پر نوبیاہتا بیوی کو چھوڑا.... کون سی نئی بات ہے۔"

کراچی میں اپنے بعض معتقدین کے نام لکھے گئے اس مشترکہ خط کے اختتامی الفاظ یہ ہیں۔

"ہمیں آپ سے بہت پیار ہے یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر سے ہوتا ہے یہ وہ ہے جو نور کو نور سے اللہ کو بندے سے رسول کو غلام سے ہوتا ہے۔"

اس طرح مذکورہ سطروں میں اس ملعون نے خود کو (نعوذ باللہ) "اللہ اور رسول" کے بلند مقام پر لا بٹھایا ہے۔ دراصل ملعون یوسف علی نے اپنے "مقام" کی یہ پوری عمارت جو بس قادیانی

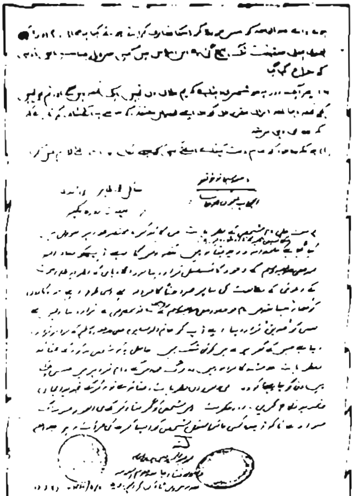

دارالعلوم ... اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا یوسف علی کے خلاف فتویٰ

عقائد کی ابتدائی اٹھان کے مطابق تعمیر کی ہے۔ ملعون یوسف علی نے اپنی تمام ویڈیو کیسٹوں بلکہ "پاکستان" اخبار کے بیشتر کالموں میں بھی اپنے جن عقائد کا اظہار کیا ہے۔ اس کے مطابق وہ سب سے پہلے اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو ختم کرتا ہے اور بعد میں رسول اور بندے کے درمیان بھی کسی فرق کو باقی نہیں رہنے دیتا اس کے بعد وہ "اللہ' رسول اور بندے" کو اس طرح ملا دیتا ہے کہ یہ امتیاز مشکل ہو جاتا ہے کہ اس کی گفتگو میں اللہ' رسول اور بندہ کون ہے۔

اسی تناظر میں ملعون یوسف علی اپنی ایک تقریر میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ:

"ولی اللہ کیا ہوتا ہے؟ اور اللہ ولی کیا ہوتا ہے؟"

اس سوال کے بعد وہ اپنی تقریر میں کہتا ہے کہ:

"وہ ولی اللہ کیا جو اللہ سے ہم کلام نہ ہو' وہ ولی اللہ کیا جو اللہ کو نہ دیکھے' وہ ولی اللہ کیا جو اللہ تک نہ پہنچے اگر بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب تک اللہ تک نہ پہنچے وہ ولی نہیں تو کیا اللہ نے اپنے لئے ضروری رکھا کہ جب تک وہ بندے تک نہ پہنچے وہ اللہ ولی نہیں ہے۔"

اس خرافات میں وہ لفظوں کے ذریعے جو شیطانی شعبدہ بازی کر رہا تھا اس کی سنگینی اس طرح ظاہر ہوتی ہے کہ وہ خود مذکورہ الفاظ کے فوراً بعد کہتا ہے کہ:

"بزم میں اہل نظر بھی ہوتے ہیں اور تماشائی بھی ہوتے ہیں لیکن مجھے یہ بزم اہل نظر کی لگ رہی ہے اس لئے گھر کی بات گھر میں ہی رکھنی ہے اور پیار سے ساری حقیقت کھولنی ہے"۔

ملعون یوسف علی اس کے بعد یہ حقیقت کھولتا ہے کہ:

"اللہ لوگوں کو بلاتا ہے محمد کی طرف اور محمد بلاتے ہیں اللہ کی طرف عاشق کا کمال یہی ہے کہ وہ تمام کا تمام حساب محبوب کے کھاتے میں ڈال دے۔ وہ عاشق جب اللہ ہوتا ہے تو محبوب محمد ہے۔ وہ (یعنی اللہ) محمد کی طرف بلاتے ہیں اور جب محبوب اللہ ہوتے ہیں اور عاشق محمد ہوتے ہیں تو وہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں"۔

اللہ اور رسول کے درمیان فرق کو مزید ختم کرنے کے لئے وہ آگے کہتا ہے کہ:

"اللہ کیا کرتا ہے؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جاتے ہیں۔ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے جانے والا کون ہے؟"

"اللہ"

"رسول کیا کرتے ہیں؟ ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لاتے ہیں" اس کے بعد ملعون یوسف علی آخری جھٹکا یہ لگاتا ہے کہ جب اللہ اور رسول کا ایک ہی کام ہے تو اللہ اور رسول میں کوئی فرق بھی نہیں۔ یہاں تک کہ وہ خود ہی نکتہ آفرینی کرتا ہے کہ

"اللہ کون ہے؟ اللہ "ہو" ہے۔ اور "ہو" کیا ہے؟ "ہو" ذکر ہے اور "ذکر" کیا ہے؟ ذکر رسول" ہے۔"

الغرض اللہ اور رسول کے درمیان اس فرق کو ختم کرنے کے

ملعون کے لئے وی آئی پی اسٹیٹس

ملعون یوسف علی او آئی سی کے ہیڈ کوارٹر میں ایک اعلیٰ عہدے پر فائز رہا ہے۔ جس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے پوری دنیا میں اپنا ایک حلقہ اثر بنا رکھا ہے۔ اسی بنا پر وزارت خارجہ اسلام آباد نے اس ملعون کو وی آئی پی کا درجہ دے رکھا ہے اور اسے ایک آفیشل پاسپورٹ بھی جاری کر رکھا ہے۔ ملعون یوسف علی نے دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور لوگوں کو اپنے مکروہ کھیل سے دھوکہ دینے کے لئے ایک "ورلڈ اسمبلی فار مسلم یونٹی" بھی قائم کر رکھی ہے۔ قادیانیت کی طرز پر قائم اس نئے خود ساختہ مذہب کے سرغنہ ملعون یوسف علی کو حکومت کی طرف سے حاصل مراعات مسلم عوام کے عقائد و جذبات پر تازیانے کا درجہ رکھتی

ہیں- اس ملعون کی پہلی کتاب بنام "مرد کامل کا وصیت نامہ" ہے- یہ کتاب ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے جسے ۲۷۳-اے جی ٹی روڈ لاہور نے ۱۸ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ میں شائع کیا ہے- اسی بدکار شخص کی ایک دوسری کتاب "بانگ قلندری" ہے- ۱۴۹ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا ناشر عبدالوحید میر ساجد ہے- جو ۹ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ میں ۱۵ اسی جی او آر تھری شادمان ٹاؤن لاہور سے شائع ہوئی-

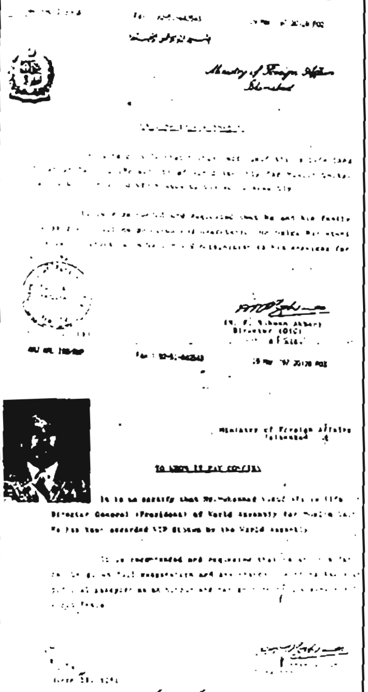
Ministry of Foreign Affairs
TO WHOM IT MAY CONCERN

وزارت خارجہ کے جاری کردہ خطوط جن میں
ملعون یوسف علی کو وی آئی پی کا درجہ دیا گیا ہے

بعد وہ عام آدمی کو بھی اسی "مقام" پر لے جاتا ہے اور خود "محمد" ہونے کا دعویٰ کرتا ہے-

ملعون یوسف علی نے اللہ اور رسول کے درمیان فرق ختم کر کے خود کو محمد باور کرانے کا یہ ڈھونگ محض دولت کمانے اور عیش کوشی کے لئے کھیلا- اس حوالے سے اس کے دامن تزویر میں زیادہ تر خواتین گرفتار ہوئیں- ان خواتین کو وہ یہ باور کرا دیتا تھا کہ وہ نبی دراصل محمد ہے- اس سلسلے میں ہر خاتون کے ساتھ وہ ایک مختلف طریقہ کار اختیار کرتا تھا- مثلاً بعض خواتین کو وہ کلفٹن کے ایک پامسٹ سراج کے پاس لے جاتا تھا جس سے اس کا درون خانہ اتحاد تھا اس پامسٹ کو وہ پہلے سے اپنی ہدف شدہ لڑکی کے بارے میں بعض اہم معلومات فراہم کرتا اور پھر اس لڑکی کو ایک دن سراج کے پاس لے جاتا سراج پہلے سے معلوم حقائق کو خواتین کے ہاتھ کی لکیریں دیکھتے ہوئے پُر اسرار طریقے سے بیان کرتا جب خواتین اپنے ماضی سے متعلق پامسٹ کے انکشافات سے متاثر ہونے لگتیں تو وہ اچانک انہیں کسی "بزرگ" ہستی سے "ملاقات" کی خوشخبری سناتا اور اس کے ساتھ موجود اس ملعون شخص کے ذریعے محمد تک پہنچنے کی ضمانت دیتا- اس طرح خواتین ملعون یوسف علی کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنستی چلی جاتیں- یہاں تک کہ ایک ایسا مقام آتا جب وہ شیطان ان خواتین کے سامنے اپنے محمد ہونے کا انکشاف کرتا اور انہیں بتاتا کہ وہ دراصل محمد کی بیویاں ہیں- اس سلسلے میں وہ دو طریقے اختیار کرتا تھا- اولاً شادی شدہ خواتین کو اپنی "دلہنیں" کہتا ثانیاً غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا-

شادی شدہ خواتین کو وہ اپنی "دلہن" اس طرح بناتا کہ وہ اپنے شوہر سے علاوہ اس کی بد اخلاقی یا جنسی نشانہ بنتیں درحقیقت اس صورت میں وہ مقام بھی آتا جب خواتین اپنے اصل شوہروں کو مجازی قرار دیتیں اور ملعون یوسف علی کو نعوذ باللہ محمد قرار دے کر خود کو مقدس قرار دیتیں- اس طرح وہ اپنے اصل شوہروں سے ازدواجی تعلقات تک منقطع کر لیتی تھیں- اس حوالے سے "تکبیر" کے پاس کراچی لاہور اور راولپنڈی کی قابل ذکر تعداد میں خواتین کے نام و کوائف اور ضروری ثبوت موجود ہیں- جو بوقت ضرورت عدالت میں پیش کئے جا سکتے ہیں- علاوہ ازیں دوسری صورت کے تحت وہ غیر شادی شدہ خواتین کو اپنے "نکاح" میں لیتا- یہ نکاح مروجہ طریقہ کار کے بجائے محض اس نے صرف یہ کہنے پر ہو جاتا کہ "آج سے فلاں لڑکی میرے نکاح میں ہے" مذکورہ جملے کے بعد وہ لڑکی اس کے لئے ایک "مکمل" بیوی کے "فرائض" ادا کرنے پر مجبور کر دی جاتی- اس المناک طریقے کا نشانہ بننے والی بعض خواتین نے راقم السطور کو بتایا کہ ملعون یوسف علی اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ مجھے ننانوے شادیوں کا حکم ہوا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بھی ننانوے ہیں-

شیطان نے ان خواتین سے یہ بھی کہا کہ اس کی یہ بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال عمر کی ہوں گی- وہ اکثر خواتین کو یہ بھی کہتا کہ میری

پیٹھ پر مہر نبوت ہے اور اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی چار انگوٹھیوں کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں موجود انگوٹھی دراصل اسے رسالت ملنے پر عطا ہوئی تھی۔ ملعون یوسف علی اپنے حلقہ اثر میں شامل خواتین کو خاص طور پر تاکید کرتا کہ نماز میں اللہ کے بجائے میرا تصور کریں۔ یہاں تک کہ جب خانہ کعبہ کو دیکھیں تو بھی میرا ہی تصور کریں۔ مزید برآں ایک خاتون معتقد نے حج پر جاتے ہوئے اپنے اس ملعون مرشد سے دعا کی درخواست کی تو اس ملعون نے کہا کہ آپ حج پر کیوں جا رہی ہیں جب تو خود آپ کا طواف کر رہا ہے۔ نیز کعبہ تو یہاں موجود ہے مکہ کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس شیطان نے معصوم اور بے گناہ معتقدین کی اللہ رب العزت اور خاتم النبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عقیدت و محبت کو اپنے مذموم اخلاقی و جنسی مقاصد کے علاوہ حصول زر کے لئے استعمال کیا اور لوگوں کی اس عقیدت پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے اپنی داستان ہوس کو طول دیا۔ جس طرح دنیا کی تاریخ میں یہ "ڈاکہ" ایک منفرد واقعہ ہے۔ اسی طرح اس پر ارباب اختیار کی بے حسی بھی سانحہ سے کم نہیں۔ ●

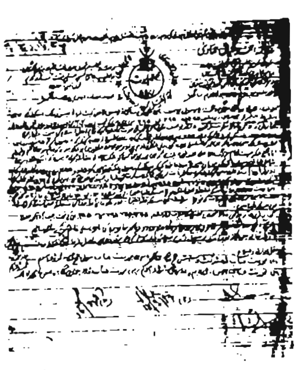

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ڈپٹی کمشنر سائمنز کے نام ملعون کے خلاف مقدمہ درج کرانے کی درخواست

جس کی واحد وجہ مریدین کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ واقعی محمدؐ ہے اور اگر وہ خود ہی اس کی تردید کردیں تو پھر مریدین کا اعتقاد کیسے برقرار رہ پائے گا لیکن چند ہی روز میں جب پورا پاکستان سراپا احتجاج بن گیا تو ملعون

ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا

اذن ملا ہے کہ مکر کرکے مکر جاؤ، ملعون یوسف کی مریدوں کو تسلی

زیرِ زمین تنظیم ورلڈ اسمبلی کی خفیہ سرگرمیاں بے نقاب

جب روزنامہ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف علی کے کفریہ عقائد و نظریات کا انکشاف ہوا تو اس نے چپ سادھ لی اور اپنے مخصوص مریدوں کو یہ تسلی دی کہ عنقریب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور انہیں یہ ہدایت بھی کی کہ وہ ان رپورٹوں کا مطالعہ قطعاً نہ کریں منحرفین سے کوئی رابطہ نہ رکھیں خواہ مرید و منحرف کے درمیان کوئی خونی رشتہ ہی کیوں نہ ہو۔ دریں اثناء جب لاہور میں کچھ لوگوں نے ملعون سے ان رپورٹوں پر تردید چاہی تو اس نے تردید سے منع کرتے ہوئے کہا "پھر میری زندگی کا مقصد ہی کیا باقی رہ جائے گا۔" یہ گفتگو خاص ان لوگوں کے درمیان ہوئی تھی جو اس انتہائی برے وقت میں بھی اس ملعون کا ساتھ دینے کے لئے تیار تھے۔ اس طرح ملعون نے تردید سے دانستہ گریز کا راستہ اختیار کیا۔

یوسف ہی کو ڈیفنس لاہور کی پولیس نے گرفتار کرلیا تقریباً ایک گھنٹے کی گرفتاری کے دوران اس سے ایک تحریر لکھوائی گئی جس کے مطابق ملعون نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ ملعون نے صورت حال کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے روزنامہ پاکستان لاہور میں پہلی تردید ۲۵ مارچ کو جاری کی۔ امت اور تکبیر میں ملعون یوسف کے عقائد و نظریات کے خلاف ۱۳ مارچ سے رپورٹیں آنا شروع ہوگئی تھیں لیکن اس کی پہلی تردید بارہ روز بعد کیوں جاری ہوئی؟ نیز اس دوران ملعون نے اپنے مریدوں کے درمیان جو تماشے برپا کئے اس کی تفصیلات بھی قارئین کے پیش نظر رہنی چاہئے۔ ملعون کے عقائد و خیالات منظر عام پر آنے کے بعد اس نے اپنے حق میں فضا سازگار بنانے کے لئے سب سے پہلے ایک مضمون روزنامہ پاکستان

میں شائع کرایا۔ یہ مضمون ملعون کے کفریہ عقائد سامنے آنے کے ٹھیک ایک ہفتے بعد شائع ہوا جس کا عنوان "شاہین شہ لولاک المحبوب الوحید محمد یوسف علی" تھا۔ مذکورہ مضمون کی تھیم بھی ملعون کو "ایک انتہائی بزرگ ہستی" باور کرانے پر تیار کی گئی۔ یہاں تک کہ اس ملعون کو مذکورہ مضمون میں "انسان کاملؐ" کا "مکمل پرتو" بھی تحریر کر دیا گیا لیکن مذکورہ مضمون سے بھی مخالف فضا کو موافق نہیں بنایا جا سکا تو ملعون نے اپنے انتہائی اہم مقربین کو لاہور ڈیفنس کینٹ میں واقع اپنی پُر آسائش قیام گاہ میں طلب کرایا۔ جن میں راولپنڈی سے زید زمان کے علاوہ کراچی سے سہیل نامی ایک شخص بھی شامل ہیں۔ اپنے انتہائی اہم مقربین کی لاہور طلبی سے بعد ملعون یوسف علی نے مذکورہ تردید جاری کرنے سے قبل سہیل اور زید زمان کے ذریعے ملک بھر کے تمام مرید جن سے ٹیلی فونک رابطے کئے اور انہیں یہ ہدایت جاری کی کہ ابھی علانیہ تبلیغ کا وقت نہیں آیا اور نہ ہی حضرت کا ظہور کا وقت آیا وہ پانچ سال بعد خود کو ظاہر کریں گے اس دوران اذن یہ ملا ہے کہ "مکر کرتے مکر جاؤ"۔ ملعون یوسف کے معتقدین کے مطابق اس نے اپنے مخصوص حلقے میں "مکر" کو ایک دینی اصطلاح کے طور پر رائج کیا تھا جس کے مطابق اگر کوئی غیر متعلق شخص ان سے وہ عقائد کی بابت دریافت کرے تو اسے چھپالینا چاہئے جو ملعون کی اصطلاح کے مطابق "مکر" کہلاتا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ملعون نے مریدوں کو یہ ہدایت بھی جاری کی کہ کوئی مرید کسی بھی اخباری نمائندے کو کوئی جواب نہ دے۔ مذکورہ ہدایات کے بعد ملعون نے ایک اخباری تردید جاری کی جس کے مطابق وہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد کے مطابق وہ خود کو محمدؐ کا تسلسل قرار دیتا ہے اگر محمدؐ کو آخری نبی وہ تسلیم بھی کرتا ہو تو اس سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا کیونکہ ملعون کے عقائد کے مطابق "محمد بن عبد اللہ" ایک لباس کا نام تھا اور ان کے اندر موجود روح محمدؐ کے بعد اب مجھ میں آگئی ہے۔ جسے وہ "النفس" قرار دیتا ہے۔ چنانچہ وہ خود کو "یوسف علی" کے بجائے "محمد" یوسف علی قرار دیتا ہے اور اس محمد سے مراد وہ ہمیشہ محمدؐ لیتا ہے۔ چنانچہ ملعون نے ۲۸ فروری کے ورلڈ اسمبلی اجلاس کے لئے اپنے مخصوص مریدوں کو جو انگریزی دعوت نامہ دیا اس دعوت نامے میں بھی اپنا نام صرف (Muhammed) تحریر کیا۔ عام طور پر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ پر ؐ لکھنے کا رواج ہے چنانچہ ؐ کا لفظ وہ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ لکھتا ہے لیکن مذکورہ دعوت نامے میں تو اس ملعون نے حد

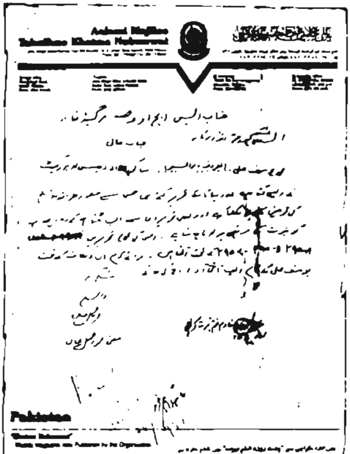
Pakistan

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے کراچی تھانہ بریگیڈ میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے لئے درخواست

کر دی اور اپنا نام صرف و محض محمد ہی لکھا اور اس کے اوپر ؐ بھی تحریر کر دیا۔ اس طرح ملعون یوسف علی نے اپنے عقائد کے تحت تردید کے ذریعے "مکر" کیا ہے۔ تاہم ادارہ تکبیر کے پاس اس کے دعویٰ نبوت سے متعلق تمام دستاویزی ثبوتوں کے علاوہ ایک قابل ذکر تعداد میں گواہان موجود ہیں جنہیں بوقت ضرورت عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کوئی چور یا مجرم اپنے عمل کا اعتراف نہیں کرتا یہ "الزام" صرف "تردید" کرنے سے دور نہیں ہو جاتے بلکہ اس سلسلے میں کچھ متعین وظائف انجام دینے پڑتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مجرم پر عائد کئے گئے الزامات کو دستاویزی ثبوتوں اور گواہوں کے ساتھ کٹہرے میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور ثبوت و شواہد کی روشنی میں کسی بھی ملزم کا فیصلہ عدالت کرتی ہے۔ اس سلسلے میں کبھی بھی مجرم یا ملزم کی "تردید" کو کافی سمجھ کر قبول نہیں کر لیا جاتا چنانچہ اس تردید کے باوجود حکومت نے ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ملعون یوسف علی کو ایم پی او (۳) اور ایم پی او (۱۶) کے تحت تین ماہ کے لئے ملتان روڈ پر واقع چونگی سینٹر میں نظر بند کر دیا ہے۔ قبل ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ملک کے چاروں صوبوں میں اس ملعون کے خلاف مقدمات دائر کرنے کے لئے درخواستیں بھی دے دی ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینز احمد میاں حمادی نے اپنی مشنر سائکمز کے نام جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات جمعیت علمائے اسلام مفتی جمیل خان اور مرکزی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے تھانہ بریگیڈ میں ملعون کے خلاف مقدمہ درج کرنے کی درخواستیں دائر کر دی ہیں۔ مذکورہ رہنماؤں نے ملعون کے خلاف ۲۹۵ اے '۲۹۵ بی اور ۲۹۵ سی کے تحت مقدمہ درج کرنے کی درخواستیں دی ہیں۔ ملعون یوسف کے تمام عقائد و نظریات سے قرآن کی بے حرمتی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی دل آزاری اور توہین رسالت ہوتی ہے۔

اسی حوالے سے ایک اہم پہلو ملعون یوسف علی کا طریقۂ واردات ہے۔

ملعون یوسف علی نے خود کو ورلڈ اسمبلی کے مکروہ پردے میں چھپا رکھا ہے۔ ورلڈ اسمبلی خالصتاً زیر زمین تنظیموں کے طور پر قائم کی گئی ہے۔ جس کے مقاصدِ خبیثہ پردۂ راز میں ہیں۔ مذکورہ تنظیم کو جو لوگ چلا رہے ہیں ان میں عبد الواحد خان (صدر) امجد شریف قاضی (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پاکستان)' ڈاکٹر محمد ناصر اختر (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی یو ایس اے) ڈاکٹر اختر حسین (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی برطانیہ)' سید زید زمان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی پنجاب اور خصوصی

"World Assembly" consists of the distinguished lovers of Zaat-[illegible]-Haq Subhanahu wa ta'Ala (Transcendant and Immanent).

You are one of us. Al hamdolillah, under the leadership of our Beloved Imam-i-Waqt we are beginning our universal sessions and role at different places around the world.

Please join us according to the program personally communicated.

ص
(Muhammed)

ورلڈ اسمبلی کا دعوت نامہ جس میں ملعون نے اپنا نام صرف محمدؐ لکھا ہے

نمائندے برائے پاکستان فوج)' سہیل احمد خان (ڈائریکٹر ورلڈ اسمبلی سندھ اور خصوصی نمائندہ برائے تجار)' سید جنید زمان (نمائندہ خصوصی)' سید مسعود رضا' سیدۃ ام حیا (ڈائریکٹر برائے خواتین)' ڈاکٹر نعیم احمد ارشد قریشی (خصوصی نمائندہ برائے یورو کریسی) اور ڈاکٹر سہیل صابر (سیکریٹری جنرل) شامل ہیں۔ مذکورہ تمام لوگ ملعون یوسف علی کے دست د بازو ہیں اور اس کی سرگرمیوں میں شریک کار رہے ہیں۔ یہ تمام لوگ ملعون یوسف ہی کے عقائد و نظریات کے پرچار کے لئے ممکنہ مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اس حوالے سے سب سے زیادہ کام کراچی اور لاہور میں ہوا ہے۔ کراچی میں اس ملعون کے خاص الخاص معتقدین میں کاشف' عبد الواحد' سہیل خان' عارف' رضوان طیب' سروش' شاہد' فیصل اور فاروق کے علاوہ کئی لوگ شامل ہیں اس حوالے سے کراچی میں بعض خواتین بھی نہایت فعال ہیں جن کے نام بوجوہ شائع نہیں کئے جا رہے ہیں۔ خواتین ملعون یوسف علی کی دیگر خواتین سے ملاقاتیں کراتی تھیں اور اسے مختلف طریقوں سے رابطوں میں مدد دیتی تھیں--- ملعون یوسف علی کے عقائد و نظریات کے منظر عام پر آنے کے بعد حکومت وقت کو چاہئے کہ وہ ورلڈ اسمبلی کی خفیہ سرگرمیوں کا بھی کھوج لگائے۔ جس سے کئی پردہ نشینوں کے نام اور چہرے بے نقاب ہونگے۔ ملعون یوسف علی کی ایم پی او کے تحت تین ماہ کی نظربندی حکومت کا ایک امتحان ثابت ہوگی اس سلسلے میں تمام ضروری قانونی تقاضوں کو بلا تاخیر پورا کر کے اس ملعون کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہئے۔

(بشکریہ ، ہفت روزہ "تکبیر" کراچی، شمارہ 12، ۲۲ مارچ ، صفحہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، شمارہ 13 ۲۹ مارچ. صفحہ ۲۶، ۲۷، ۲۹، شمارہ 14 ۵ اپریل ۱۹۹۷ء صفحہ ۳۲، ۳۳)